سندہ کا ضلع سانگھر تیل و گیس (قدرتی دخائر) میں مالاملا ہے، اس ضلع میں گورنمنٹ ہولڈنگ کمپنی (GHCL) جس میں پاکستان کی نمائندہ کمپنی OGDCL، اور ملٹی نیشنل کمپنی (UEPL) United Energy Pakistan, تیل و گیس کی پیداوار میں سرگرم عمل ہیں۔

گاؤں غلام محمد تھیم یو سی پیرو لاشاری تحصیل ٹنڈو آدم میں وہاں کے مکینوں نے بتایا کہ ہمارے گاؤں سے دو یا تین کلو میٹر پرواقع نعمت بسال فیلڈ گذشتہ ۱۵ سالوں سے تیل و گیس نکال رہی ہے۔ کچھ کنویں مناسب ذخائر نہ ہونے کی وجہ سے بند کی گئی ہیں۔

کمپنی نے 5 سال پہلے گاؤن غلام محمد تھیم کی ڈرینیج اسکیم کے لئے سروے کیا تھا ، لیکن اب تک اس پر کوئی کام شروع نہیں ہوسکا ہے۔

اس گاؤں سے آدہا کلو میٹر کے فاصلے سےگیس کی پائپ لائن گزرتی ہے لیکن اس پورے علائقے میں کسی بھی گاؤں کو اب تک گیس فراہم نہیں کی گئی ، کب کہ ان مذکورہ کمپنیوں کو پانچ کلو میٹر اندررہنے والے لوگوں کو گھروں کے لئے گیس فراہم کرنا لازم ہے ۔ کمپنی نے سات آر او پلانٹ بھی لگائے تھے لیکن ان میں سے ایک بھی ٹھیک کام نہیں کررہا۔

جن لوگوں کے رقبے گیس فیلڈ میں آتی ہیں انہیں سالانہ صرف 48 سے 50 ہزار معاوضہ دیا جاتا ہے، اور اس معاوضے میں گذشتہ کئی سالوں سے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

گیس اور آئل کے کنوے کے چوکیداروں کو 4600 سے 10600 روپے ماہانہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ وہ چوکیدارمقامی اورانکے زمینداروں کے ہیں جن کی زمینوں سے گیس برامد ہوئی ہے ۔

آئل اور گیس کمپنوں نے مقامی اور با اثر الوگوں کو رشوت کے طور پر چھوٹے چھوٹے ٹھیکے دے رہی ہے جو مقامی افراد کو معمولی معاوضے پر مقررکرتے ہیں جبکہ کمپنیوں پر واضع کیا گیا ہے کہ اگر وہ کسی مقامی کمپنی کو پیٹی ٹھیکدار بناتی ہے تو وہ بھی کمپنی کی مروجا احکامات ، معاوضہ اور دیگر سہولیات بھی ان مقامی ٹھیکیداروں کو مہیا کرنا لازم ہے۔

مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر علائقے میں تیل و گیس کمپنیاں اپنا تحفظ اور کاروبار کو بلاتعطل چلانے کے لئے علائقے کے با اثر سیاسی، سماجی اورمالی طور پر طاقتور لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر رکھتی ہے اور وہ با اثر لوگ بھی وہاں کے مقامی لوگوں کے ساتھ نا انصافی کرنے میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔

گاؤں غلام محمد تھیم کے ایک معززاور پرائمری استاد عبداللہ تھیم نے بتایا کہ گاؤں کے لوگوں میں سانس، چمڑی کی بیماریاں عام جام ہیں۔ فیلڈ سے نا قابل برداشت بدبو خارج ہوتی رہتی ہے جو خاص طور سردیوں میں بڑھ جاتی ہے۔

علائقے کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کمپنی میں ملازمت نہیں دی جاتی ۔ ایک نوجوان عبداللہ تھیم جس نے یونیورسٹی آف سندہ سے آئی ٹی میں فرسٹ کلاس گریجویشن کیا ہے، باوجود 12 مرتبہ اپلائی کرنے پر بھی کمپنی ملازمت نہیں دے رہی ۔ اس نے ہمیں یہ بتایا کہ پوری کمپنی میں زیادہ تر ٹیکنیکل اور افسران کا تعلق صوبہ پنجاب اور کے پی کے سے ہے۔

مقامی صحافی علی تھیم نے بتایا کہ اس علائقے کے لوگوں نے تیل و گیس کمپنی کی جانت سے مقامی زمینوں کا کم معاوضہ ، مقامی لوگوں کو روزگار نہ دینے کے خلاف کئی مرتبہ احتجاج کیے ہیں لیکن ہر مرتبہ ان سے جھوٹے وعدے کیے جاتے ہیں۔

گاؤں والوں نے بتایا کہ کمپنی کی چمنی سے خارج ہونے والا تیل ان کے فصلوں کو نقصان پہنچا رہا ہے چشمے کے فوارے کے طرح نکلنے والامواد درختوں کے پتوں اور گھروں کے برتنوں پہ ہو وقت پایا گیا ہے ۔ کمپنی سے نکلنے والے کیمیکل کو زمینوں میں نیکال کیا جاتا ہے ، جبکہ یہ مواد چند سال پہلے کمپنی والوں نے تالاو میں ڈالتے تھے لیکن اب وہ زمینوں میں بہایا جا رہا ہے ۔

گیس فیلڈ سے نکلنے والی آگ نے بھی ماحول کو گرم کررکھا ہے جس سے ماحول کی گرمی میں اضافہ نوٹ کیا گیا ہے۔ کمپنی کے ان غیر قانونی اقدامات سے لوگون میں بیماریوں اور ماحولیاتی مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ پورے علائقے کا پانی کڑوا ہو گیا ہے جو آج سے 15 سال اور کمپنی کے آنے سے پہلے میٹھا اور پینے کے قابل تھا۔

گاؤں پہلوان رند یو سی شاہ مرداں آباد تحصیل سنجھورو جو کہ سنجھورو آئل فیلڈ کے بلاک سے صرف آدھا کلو میٹر پر واقع ہے اس کے ویل کی تعداد 150 سے بھی زیادہ ہے پیداوار کے لحاظ سے یہ سندھ کی بڑی آئل اور گیس فیلڈ ہے۔ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ گیس فیلڈ نزدیک ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ مسائل کا شکار ہیں لوگوں میں دمے کی بیماری، الرجی اور نوجوانوں میں آنکھ میں دھند کی بیماری پائی جاتی ہے ۔ زیادہ کنوے ہونے کی وجہ سے 15 سے 20 کلو میڑ کے علائقے میں لوگ متاثر ہیں۔

سنجھورو بلاک میں ہر ماہ صرف تین دن کے لیے ایک ڈسپینسری چلائی جاتی ہے اور عام سی دوائیاں دی جاتی ہیں ۔ ڈاکٹر بھی صرف ایم بی بی ایس کی ڈگری والا ہوتا ہے جب کہ کبھی بھی کوئی اسپشلسٹ ڈاکٹر مقرر نہیں کیا گیا جب کہ ہمارے علائقے میں لوگوں کو کئی مہلک بیماریاں لاحق ہیں۔

سنجھورو فیلڈ میں ایمبولنس اور فائر بریگیڈ کی گاڑی موجود ہے لیکن باوجود ایمرجنسی میں عام لوگوں کو ایمبولنس نہیں دی جاتی اور نہ ہی کبھی مختلف گاؤں میں اتفاقی آگ لگنے کی صورت میں فائر بریگیڈ کی گاڑی فراہم کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کی زمینوں سے تیل و گیس کی لائن گذرتی ہے ان کو فی ایکڑ معاوضہ صرف 10 ہزار روپے دیا جاتا ہے ۔

یہاں بھی مقامی با اثر لوگوں کو ٹھیکیدار بنایا گیا ہے، جو یہاں کے لوگوں کو انتہائی کم معاوضے پر ملازمت پر رکھ کر استحصال کر رہا ہے ۔

گاؤں کے معزز سانون خان وسان نے بتایا کہ ہمارے گاؤں کے کسی بھی نوجوان کو کمپنی میں ملازمت پر نہیں رکھا گیا ، جبکہ عارضی ملازمت بھی کسی کو نہیں ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمپنیاں ہمارے لئے وبال جان ہیں۔ ہمیں ان سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سنجھورو بلاک کے ساتھ اوجی ڈی سی ایل نے ایک بڑی اسٹیل مل بھی لگائی ہے جس سے بھی 24 گھنٹے آگ کے شعلے خارج ہوتے رہتے ہیں جو بھی گرمی میں اضافے اور بیماریوں کو بڑہاوا دے رہی ہے۔

گاؤں گاہی خان چانگ بھی سنجھورو بلاک سے تین یا چار کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ سلمان چانگ جو ایک این جی او میں کام کرتا ہے کا کہنا ہے کہ ہم نے آئل اینڈ گیس کمپنی میں روزگار اور علائقے کی سہولیات کے لئے کئی مرتبہ خطوط و کتاب کی ہے، روبرو ملاقاتیں بھی کی ہیں، مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ تقریباً آدھا درجن آر او پلانٹ لگائے گئے جن میں سے بھی تین بند پڑے ہیں ۔

کچھ لوگوں کو روزگار دیا گیا ہے لیکن وہ بھی عارضی بنیادوں پر، جن کو سالوں عارضی طور پر کام کرایا جاتا ہے اور کوئی بھی سہولت نہیں دی جاتی ہے۔ دمہ اور الرجی کی بیماریاں عورتوں اور بچوں میں عام جام پائی جاتی ہیں، لیکن کچھ روڈ رستے بنے ہیں۔

دلمراد چاگی نے کہا 10 سال گزرنے کےباوجود بھی کمپنی نے کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ ابھی ہمیں کوئی امکان نظر نہیں آ رہا کہ کمپنیاں لوگوں کو کوئی فائدہ دیں گی۔ گاؤں کا پانی کڑوا ہوگیا ہے جو پہلے میٹھا تھا لیکن کمپنی کے آنے کے بعد پورے علائقے میں نلکوں سے پانی کڑوا آتا ہے ۔

ساجن کلیری جو اوجی ڈی سی ایل فیلڈ میں 5 سالوں سے ملازم ہے اس کا تعلق مزدور فرینڈس یونین سے ہے اور اس کے وہ جوائنٹ سیکریٹری ہیں کہا کہ ان کی یہ یونین ملکی لیول پے یونین ہے جو CBA ہے ۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں 4 سالوں سے کوئی بونس نہیں ملا، تنخواہوں میں بھی اظافہ نہیں کیا گیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ کمپنی کے فیلڈ بھان بھر میں کمپنی کی انتظامیہ وہاں کے با اثر سیاسی طور پر مضبوط لوگوں کو ٹھیکے اور ملازمتیں دے کر ان سے یہ گارنٹی لیتی ہیں کہ وہ ان کے خلاف ہونے والے ہر احتجاج اور مظاہروں میں کمپنی کا تحفظ اور انکو خاموش کرانے میں انکی مدد کریں گے۔

ساجن کلیری نے کہا کہ ہم نے پانچ چھ سال جدوجہد کی اس کے بدلے میں ہمیں کمپنی میں ملازمت ملی لیکن اب بھی کمپنی میں 10 سالوں سے کافی ملازم عارضی طور پر کام کر رہے ہیں ان کو مستقل نہیں کیا جاتا۔

حکومت اور کمپنیوں کے درمیان 2008 میں ایک معاہدہ طے کیا گیا تھا کہ اب سے کمپنیاں پروڈکشن بونس کی رقم ہر سال ضلع کی سندھ بینک میں جمع کروائیں گی اس سے پہلے یہ رقم صدر پاکستان کے اکائونٹ میں جمع ہوتی تھی ۔ پروڈکشن بونس کی رقم 2000 بیرل یومیہ پیداوار سے شروع ہوتی ہے جو پیداوار بڑہنے سے رقم بھی بڑہتی جاتی ہے۔ دلچسپ عمل یہ ہے کہ یہ رقم ڈالرز میں جمع کرائی جائے گی۔

اس پروڈکشن بونس کو خرچ کرنے کے لئے سندھ حکومت نے ہر ضلع میں ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے چئرمیں ایم این اے اور سیکریٹری ڈپٹی کمشنر ہونگے ۔

سانگھڑ ضلع میں اس کمیٹی کے چئرمین پاکستان پیپلز پارٹی کے سینٹر امام الدین شوقین ہیں۔ کمیٹی میں عام لوگوں اور صحافیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس لیے کمیٹی کے چئرمین اور دیگر ممبران اپنے اپنے علائقوں میں ترقیاتی کام کرواتے ہیں مگر دیگر علاقوں اور دوسرے لوگوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ ہم پورے ضلع میں کاموں کے لئے باقائدہ اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں اور ٹینڈر کے ذریعی کام کیا جاتا ہے ۔ مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پورے ضلع میں پروڈکشن بونس سے روڈوں کی تعمیر کرائی ہے۔

ایم این اے شازیہ مری نے اپنے علائقے میں 50 کلو میٹر کی میٹھے پانی کی پائپ لائن تعمیر کروائی ہے، جو زیادہ تر ریگستانی علائقے کھپرو میں پانی پہنچانے کے لیے کی گئی ہے ۔ اس اسکیم سے 100کے قریب گاؤں کو پانی مل رہا ہے، جس سے ہزاروں لوگوں کو پہلی مرتبہ میٹھا پانی ملا ہے ۔ اس کے علاوہ علائقے میں پانی کے کنوں کی مرمت ، آر او پلانٹ لگائے گئے ہیں اورچھوٹی چھوٹی پلیں بھی بنائی گئی ہیں۔

سانگھڑ کی سول سوسائٹی کی جانب سے حقوق عوام ضلع سانگھڑ کے نام سے ایک واٹس ایپ گروپ بنایا گیا ہے جس پر تیل اورگیس کمپنیوں پروڈکشن بونس ، سی ایس آر اور دیگر مسائل پر لوگوں کو متحرک کیا جاتا ہے ۔

ٹنڈو آدم تحصیل کی بار کائوسل کی صدر مرحوم عبدالحقیم نے سابق چیف جسٹس افتخار چوہدری کو سپاس نامہ پیش کیا تھا جس میں انھوں نے ضلع سانگھڑ میں آئل اینڈ گیس کمپیوں کے حوالے سے تفصیلات بتائی تھیں ۔ اس پر چیف جسٹس نے اس پوری سپاس نامے کو پٹیشن میں تبدیل کر دیا تھا اور اس پر ایک Fact Finding ٹیم بنائی اس کے بعد ضلع سانگھڑ میں کچھ ترقیاتی کام کمپنیوں نے کرائے تھے، جس کے تنیجے میں ضلع کامیٹی کی طرف سے پروڈکشن بونس کا منصفانہ خرچ بھی شامل ہے ۔

کمپنیوں میں مقامی لوگوں کو ملازمتیں دینے کے لئے سندہ ہائی کورٹ میں ایک کیس بھی زیر سماعت ہے ہے جو سانگھڑ ضلع کے لوگوں کی طرف سے دائر کیا گیا ہے۔